REGD. No. L. 5256

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
خطبہ نمبر	۵ "
بیرون پاکستان سالانہ	۴۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۲ صفر ۱۳۸۲ھ

ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۵ وفا ۱۳۴۱ ہش | ۱۵ جولائی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۶۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ زمین کے رہنے والوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو

اسی واسطے اُس نے محض اپنے فضل سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے

"یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے عین ہماری دستگیری کی اور مخلوق پر رحم فرمایا۔ چونکہ خود اس نے ایک غیر معمولی ہمت اور استقلال ہم کو دیا ہے جو اپنے ماموروں کو ہمیشہ دیا کرتا ہے اسی لئے اسی قوت اور طاقت کی وجہ سے ہم نہیں تھکتے اور یہ ساری مخالفتیں جو اس وقت کی جاتی ہیں ایک وقت آتا ہے کہ ان کا نام و نشان مٹ جاوے گا۔ اور ہم امیدوار ہیں کہ وہ زمانہ آنے والا ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اس وقت آسمان باتیں کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ زمین کے رہنے والوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو۔ جس طرح سے ایک بادشاہ طبعاً چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو اسی طرح منشاء الٰہی یونہی ہو رہا ہے کہ اس کی عظمت و جبروت کا اہل دنیا کو علم ہو اور وہ خدا جو پوشیدہ ہو رہا ہے دنیا پر اپنا ظہور دکھائے اس لئے اس نے اپنا ایک مامور بھیجا ہے تاکہ دنیا کا حدام جاتا رہے۔

اگر یہ سوال ہو کہ تم نے آ کر کیا بنایا؟ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے، دنیا کو خود معلوم ہو جاوے گا کہ کیا بنایا۔ ہاں اتنا ہم ضرور رکھتے ہیں کہ لوگ آ کر ہمارے پاس گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، ان میں انکسار و فروتنی پیدا ہوتی ہے، اور رذائل دور ہو کر اخلاق فاضلہ آنے لگتے ہیں اور سبزہ کی طرح آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں اور اپنے اخلاق اور عادات میں ترقی کرنے لگتے ہیں۔ انسان ایک دم میں ہی ترقی نہیں کر لیتا بلکہ دنیا میں قانون قدرت یہی ہے کہ ہر شے تدریجی طور پر ترقی کرتی ہے۔ اس سلسلہ سے باہر کوئی شے ہو نہیں سکتی۔ ہاں ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آخر سچائی پھیلے گی اور پاک تبدیلی ہوگی۔ یہ میرا کام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اس نے ارادہ کیا ہے کہ پاکیزگی پھیلے۔ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی ہے اور اسے ایک کیڑا لگا ہوا ہے پوست ہی پوست باقی ہے مغز نہیں رہا۔ مگر خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ انسان پاک ہو جاوے اور اس پر کوئی داغ نہ رہے۔ اسی واسطے اس نے محض اپنے فضل سے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۷ تا ۱۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ

نخلہ ۱۳ جولائی ۱۹۶۲ء

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب بیرون پاکستان جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ ـــــ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۲ء کو صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہوئے اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر آپ کو پُرخلوص طور پر الوداع کہا احباب نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم صوفی صاحب کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو آپ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں اور آپ کو بیش از پیش خدمت اسلام کی توفیق ملے۔ آمین

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۳ جولائی۔ محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آپ ۱۱ جولائی کو ہسپتال سے فارغ ہو کر لاہور میں ہی گھر واپس تشریف لے آئے ہیں۔ کمزوری کا عالم بہت زیادہ ہے۔ پاؤں ابھی بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ ابھی تک چلنے پھرنے کے قابل نہیں۔ اب ڈاکٹر کرنل قاضی صاحب کو دکھانے کا ارادہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۲ء

اسلام دنیا میں امن پسندی قائم کرنا چاہتا ہے

اسلام کے بعض نادان دوستوں اور اکثر دشمنوں کے جھوٹے پراپیگنڈہ کی وجہ سے اسلام تلوار کا دین مشہور ہو گیا ہے۔ جس قدر غیر اقوام خاص کر یورپ اور امریکہ کے لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان میں سے بڑی تعداد ایسے اعتراضات پر مشتمل ہے جن سے وہ اسلام کو ایک جابر اور قاہر دین ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس نے دین میں جبر کی مذمت کی ہے اور دنیا میں صلح و امن کی بنیاد قائم کرنے کے لئے ایسے اصول دئے ہیں جن پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

دنیا میں جن راستوں سے فساد پھیل سکتا ہے اسلام نے ان تمام راستوں کی نگرانی کی ہے اور فساد کے ہر سوراخ کو بند کرنے کے لئے نہایت مؤثر ذرائع کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے اپنی شاندار رپورٹ میں کیا خوب کہا ہے

سورۃ کافرون صرف تیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں۔ اس صورت میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے۔ جو کہ دار انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے۔ "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں متن جو الہام الہٰی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد و اساس ہیں۔ جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ یہ ان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ اردو صفحہ ۲۳۸)

آج اقوام متحدہ کی مجلس دنیا میں امن کے قیام کے لئے جو قواعد وضع کرتی ہے کیا بلحاظ تاثیر اور کیا بلحاظ عملی امکانات کے اسلام کے ان طریقوں کا پاسنگ بھی نہیں ہیں جو وہ امن کے قیام کے لئے پیش کرتا ہے

تاریخ اسلام مسخ کرنے کی کوشش

ملک نصر اللہ خاں عزیز نے اپنے جریدہ ہفت روزہ "ایشیا" کی اشاعت ۲۱ جون ۱۹۶۲ء میں ایک اداریہ بعنوان "تقیفہ سے کربلا تک" سپرد قلم کیا ہے۔ جس کو کہنا چاہیئے کہ قرون اولیٰ کی تاریخ کو مسخ کرنے کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس سلسلہ کے موجد اور استاد تو مودودی صاحب ہیں مگر جس کے کئی پہلوؤں کی تکمیل کا آپ کے شاگرد ملک نصر اللہ خاں عزیز نے بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ آپ اس اداریہ میں فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اطلاع دی تھی کہ مجھ پر رسالت و نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے اب میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے امت میں کوئی مدعی نبوت نہ اٹھا۔ اس امر کا نمونہ پیش کرنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص مدعی نبوت ہو تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مسیلمہ کذاب اسود عنسی اور سجاح وغیرہ نے جب نبوت کے دعوے کئے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف فوج کشی کی اور ان کے فتنوں کو ختم کر کے رکھ دیا۔ یہی صورت مانعین زکوٰۃ اور مرتدین کے بارے میں پیش آئی۔

(ایشیا مورخہ ۲۱/۶/۶۲ صفحہ ۳)

اب جس شخص نے عہد نبوت و خلافت راشدہ کی تاریخ کا سرسری مطالعہ بھی کیا ہو وہ ملک نصر اللہ خاں کے اس صریح کذب کو فوراً بھانپ لے گا۔ چنانچہ یہ کس قدر جھوٹ ہے کہ "حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے امت میں کوئی مدعی نبوت نہ اٹھا۔"

ملک صاحب نے "امت میں" کے الفاظ میں شاید اپنے جھوٹ سے مکرنے کی گنجائش رکھی ہے لیکن یہ گنجائش اس لئے بے کار ثابت ہو جاتی ہے کہ بعد کی سطور میں جن مدعیان نبوت کا قلع قمع حضرت ابوبکرؓ کے کرنے کا ذکر ہے ان میں سے کم از کم مسیلمہ کذاب ایسا شخص ہے۔ جس نے مسلمہ طور پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حین حیات میں نبوت کا دعوےٰ کیا تھا۔ مگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جھوٹے دعوے کی بنا پر اس سے کوئی تعرض نہیں فرمایا تھا۔ اس حقیقت کو چھپانے کے لئے ملک صاحب نے یہ سفید جھوٹ بولا ہے کہ آپ کے حین حیات میں کسی نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے یہ لوگ اپنے "سیاسی اسلام" کو ثابت کرنے کے لئے نہ صرف عام اسلامی تاریخ کو مسخ کر رہے ہیں بلکہ قرون اولیٰ کی تاریخ کو بھی مسخ کرنے کے درپے ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب کے ایک اور شاگرد ماہنامہ ترجمان القرآن میں جناب حامد علی صاحب کی کتاب "حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"مصنف کی محنت قابل قدر ہے لیکن اس میں چند باتیں ایسی ہیں جو ذہن میں خلش پیدا کرتی ہیں۔ فاضل مصنف نے آخری نوٹ میں "جہاد" پر بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اسلام کی مقدس اور پاک تعلیم کے مطابق اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں نے جتنی جنگیں بھی لڑیں ان کی نوعیت سراسر مدافعانہ تھی۔ یہ ایک ایسا دعوےٰ ہے جو اپنے پیچھے کوئی دلیل نہیں رکھتا۔ مسلمان مدافعت کے لئے بھی مرتکب ہوئے اور انہوں نے انسان کو انسان کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے بھی ہتھیار اٹھائے۔ انہوں نے خود آگے بڑھ کر دنیا سے ظلم و ستم اور جور و جفا کو مٹانے کی کوشش کی۔ اس لئے جو لوگ "جہاد" کو محض ایک مدافعانہ جنگ کہہ کر اہل مغرب کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ ایک ایسا معذرت خواہانہ طرز فکر ہے جو اسلام کی تبلیغ کے لئے کچھ مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مزید الجھنیں پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔"

(ترجمان القرآن جون ۱۹۶۲ء صفحہ ۱۸۶)

تبصرہ نگار نے مصنف پر الزام لگایا ہے کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے "اپنے پیچھے کوئی دلیل نہیں رکھتا" مودودی صاحب کا اور ان کے مداحوں کا یہ پرانا حربہ ہے کہ دوسروں پر بے دلیل بات کرنے کا الزام جھٹ لگا دیتے ہیں اور خود یہ حالت ہے جو یہاں تبصرہ نگار نے ظاہر کی ہے کہ مصنف کی تردید بلا دلیل کر دی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ نبی کریمؐ یا خلافت راشدہ کے عہد کی ایک جنگ ایسی دکھاتے جو محض دوسرے ملک والوں کے ساتھ اس لئے کی گئی تھی کہ وہاں ظلم وجور ہو رہا تھا یا وہاں انسان غلامی کی حالت میں تھا اور مسلمانوں نے خواہ مخواہ دخل اندازی کر کے ان لوگوں پر حملہ بول دیا تھا۔ آپ اس عہد کی ایک جنگ بھی جو مسلمانوں کی دوسرے لوگوں سے ہوئی ایسی نہیں بتا سکیں گے جو مسلمانوں کی طرف سے اپنی نیچر میں دفاعی نہیں تھی۔ اور جو محض دوسروں کے ملک سے صرف ظلم و ستم اور غلامی سے نجات دلانے کے لئے کی گئی ہو شاید یہ لوگ دفاع کے معنی ہی غلط سمجھتے ہیں۔ جب ایک دفعہ کسی قوم سے جنگ چھڑ جاتی ہے تو دوران جنگ میں بعض ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں کہ بظاہر دوسروں پر حملہ نظر آتے ہیں۔ حالانکہ ایسے حملے بھی دفاعی جنگ کے بعد میانی مراحل ہوتے ہیں جو ناگزیر ہوتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ اسلام دنیا سے ظلم و ستم مٹانے کے لئے آیا ہے۔ مگر وہ ظلم و ستم سے ظلم و ستم مٹانے کا قائل نہیں ہے وہ جارح دشمن کو بھی جنگ سے پہلے صلح کا موقعہ دیتا ہے۔ لیکن جب دشمن باز نہیں آتا اور اس کی غارت گری سے امن کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے تو مجبوراً تلوار کے مقابلہ میں وہ تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ قرآن کریم میں سب سے پہلے تلوار کے جہاد کی اجازت جس آیہ کریمہ سے دی گئی ہے۔ حسب ذیل ہے:۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا۔
(سورۃ حج ع ۶)

یعنی قتال کی اجازت اس لئے دی گئی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے سوچنا چاہیئے کہ صحابہ کرامؓ اس صریح فرمان الہٰی کی کس طرح خلاف ورزی کر سکتے تھے۔ الغرض قرآن پاک کی تعلیم کو اور صحابہ کرامؓ کے کردار کو ان لوگوں کے سیاسی اسلام سے قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ یہ من گھڑت باتیں ہیں جو خود ساختہ مصلحین نے خود ایجاد کی ہوئی ہیں۔

عہد نبوت و خلافت راشدہ کی تاریخ کو مسخ کرنے کے یہ دو نمونے ہم نے پیش کئے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ کس طرح بعض مسلمان کہلانے والے اہل علم حضرات نے اسلام میں اپنی محدود عقلیت کے پیوند لگانے کی کوشش کی ہے۔ گویا کہ یہ لوگ خدا اور رسول کے فرمانوں میں بھی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مرض دراصل خارجیوں نے اسلامی تاریخ میں پھیلایا ہے اسی کی وجہ سے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کا دامن خون آلود ہو گیا ہے۔

(ا ق ش)

جماعت احمدیہ کا نصب العین

احیاءِ سنت و اقامت شریعت ہے

از محترم مولانا ابو العطاء صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان غیر تشریعی نبیوں میں سے ہیں جو نئی شریعت نہیں لاتے بلکہ سابقہ شریعت کو جاری اور نافذ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت جیسا کہ آپ پر نازل شدہ اللہ تعالیٰ کے الہامات سے عیاں ہے یہی ہے کہ آپ قرآن مجید کی شریعت کو قائم کریں اور دین اسلام کے طرز زندگی کو جاری و ساری کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یحی الدین و یقیم الشریعۃ۔ کہ ہمارا یہ مامور دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کریگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس نئے آسمان اور جس نئی زمین کے پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے وہ بھی یہی روحانی آسمان و زمین تھے جن کے ذریعہ دنیا میں روحانی انقلاب مقصود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ نظام ایک روحانی نظام ہے انبیاء کے نہج پر آپ نے ایک جماعت قائم کی جس کی غرض و غایت کوئی فرقہ بندی نہیں ہے بلکہ احیاء سنت و اقامت شریعت کے لئے روحانی سپاہیوں کا ایک جتھا بنانا ہے جو اجتماعی رنگ میں یہ روحانی فریضہ سرانجام دیں۔ تمام افراد جماعت کا اولین فرض ہے کہ وہ اس بلند ترین نصب العین کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دسمبر ۱۹۳۷ء میں یعنی آج سے ربع صدی پیشتر ایک تقریر فرمائی تھی جو بعد میں انقلاب حقیقی کے نام سے طبع ہوئی۔ جماعت کے تمام افراد بالخصوص احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرتے رہیں اور ہمارے امام نے جس مقصد کی طرف توجہ دلائی ہے اسے ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"عقائد کے بارہ میں تو ہم نے مخالفین کو ہر میدان میں شکست دی ہے۔ لیکن جہاں عقائد کے میدان میں ہم نے مخالفوں پر عظیم الشان فتح حاصل کی ہے وہاں عمل کے میدان میں ہمیں یہ بات نظر نہیں آتی۔ اور ہم کم سے کم دنیا کے سامنے یہ امر دعوے سے پیش نہیں کر سکتے کہ اس میدان میں بھی ہم نے اپنے مخالفوں کو شکست دیدی اور بجائے کسی اور نظام کے اسلامی نظام قائم کر دیا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ نئے آسمان اور نئی زمین سے کیا مراد ہے اور یہ نمایاں تبدیلی کس طرح اور کس صورت میں پیدا ہو سکتی ہے اور موجودہ وقت میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کی عملی زندگی میں کیا فرق ہے۔ اس تفصیل کے بعد حضور فرماتے ہیں:۔

"ہماری حالت تو یہ ہے کہ ابھی تک ہم پرانے نظام سے نفرت بھی پیدا نہیں کر سکے۔ ابھی تک ہمارے نوجوان مغربیت کے دلدادہ ہیں وہ مغربی فیشن کی تقلید میں اسلامی تمدن اور اسلامی تہذیب کو فراموش کئے ہوئے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ ہم دشمن کو مٹا دیتے اس کی تہذیب کو پارہ پارہ کر دیتے اور اس کے تمدن کی بجائے اسلامی تمدن قائم کر دیتے اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ ہمارے فلاں آدمی کو جو دشمن چھین کر لے گیا ہے، اسے ہم واپس لائیں لیکن ہم جونہی اسے واپس لاتے ہیں دشمن ہمارے دس آدمی اور چھین کر لے جاتا ہے اور ہماری تمام سعی پھر اسی میں صرف ہو جاتی ہے اور بجائے اس کے تمدن کو مٹانے کے اپنے آدمیوں کے چھڑوانے میں ہی ہم لگے رہتے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ ہم اس نہایت ہی اہم امر کی طرف توجہ کریں اور دنیا کے تمدن اور دنیا کی تہذیب کو بدل کر اسلامی تمدن اور اسلامی تہذیب کو اس کی جگہ قائم کریں۔"

بھائیو! ہماری جماعت کا کتنا شاندار نصب العین ہے۔ ہم نے مغربیت یا مغربی تہذیب کو مٹا کر اس کی جگہ اسلامی تمدن اور اسلامی تہذیب کو قائم کرنا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے پچیس برس پیشتر اس عظیم کام کی اجتماعی جدوجہد کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"میں اعلان کرتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہماری جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور احیائے سنت و شریعت کے لئے سرگرم عمل ہو جائے۔ جب تک میں نے اعلان نہ کیا تھا لوگوں کے لئے کوئی گناہ نہیں تھا مگر اب جبکہ امام اعلان کرتا ہے کہ احیاء سنت و شریعت کا وقت آ گیا ہے۔ کسی کو پیچھے رہنا جائز نہیں ہوگا اور اگر اب سستی ہوئی تو پھر کبھی کچھ نہ ہوگا۔ آج گو صحابہ کی تعداد بہت قلیل رہ گئی ہے مگر پھر بھی یہ کام صحابہ کی زندگی میں ہی ہو سکتا ہے۔ اور اگر صحابہ نہ رہے۔ تو پھر یاد رکھو کہ یہ کام کبھی نہیں ہوگا۔"

(انقلاب حقیقی ص ۱۰۱-۱۰۲)

پس حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعلان پر بھی ربع صدی گزر گئی ہے اور اب صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعداد ۲۵ سال پہلے کی نسبت بھی بہت تھوڑی رہ گئی ہے اس لئے موقعہ ہے کہ ساری جماعت اور بالخصوص نوجوان جماعت کے قیام کے اصل مقصد کو ہر گھڑی سامنے رکھیں اور اجتماعی طور پر بھی احیاء سنت و شریعت کے لئے پوری پوری جدوجہد جاری کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس نصب العین کو پورا کر سکیں۔ اللھم آمین۔

چند قابل توجہ امور برائے زمیندار احباب

— ملخص از ہدایات سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ —

(۱) تحریک جدید کے زیر انتظام دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام ہو رہی ہے اس کے لئے مالی قربانی کا تقاضہ اولین موقعہ پر پورا کرنا چاہیئے فاستبقوا الخیرات۔ اس کے پیش نظر چندہ تحریک جدید ہر سال زیادہ سے زیادہ فصل ربیع (ہاڑی) پر ادا کر دینا چاہیئے۔ اسے فصل خریف (ساونی) تک ملتوی رکھنا کئی قسم کے نقصانات کا باعث ہوتا ہے۔

(۲) چندہ تحریک جدید کسی شخص کی مالی حیثیت سے کم نہ ہونا چاہیئے۔ اس چندہ کی اقل ترین پسندیدہ مقدار سالانہ آمد کے ساٹھویں حصہ کے برابر ہے۔

(۳) اس مالی جہاد میں گھر کے تمام افراد کو شامل کیا جائے خواہ بچے ہوں یا بوڑھے مرد ہوں یا عورتیں اس میں ہر احمدی کی شمولیت ضروری ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اسلام کی فتح کے دن

احمدی مجاہدین تمام دنیا میں باطل کو شکست دینے میں مصروف ہیں۔ اور اب اسلام کی فتح کے دن قریب ہیں۔ اس کی تفصیل آپ کو الفضل کے اوراق میں باآسانی مل سکتی ہے۔

آج ہی اپنے نام الفضل جاری کروائیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس اور خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شریک ہوں۔ اس سلسلہ میں تفصیلات عنقریب شائع کی جائیں گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ربوہ سے دارالسلام

(از مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق، بی ایس سی مبلغ ٹانگانیکا)

ایک ہلکے جھٹکے کے ساتھ جب گاڑی روانہ ہوئی تو ریلوے سٹیشن پر موجود بزرگان - احباب اور عزیزان لحمہ بہ لحمہ نظروں سے اوجھل ہونے لگے گیارہ اپریل کو جب میں ربوہ سے بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہوا تو دل کی عجیب کیفیت تھی اپنے وطن جہلم کو چھوڑتے ہوئے کبھی ایسا احساس دل میں نہیں ابھرا جیسا ربوہ سے جدا ہوتے وقت میں نے محسوس کیا اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہر احمدی کے دل میں علم و عرفان اور روحانیت کے گہوارہ مرکز احمدیت کے ساتھ جو انس عقیدت اور محبت موجزن ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہر چند کہ ان جذبات کو الفاظ کا جامہ پہنانا مشکل ہے مگر وہ دل جس نے کبھی کسی سے محبت کی ہو - ان جذبات و احساسات کو خوب محسوس کر سکتا ہے جو محبوب سے جدا ہوتے وقت دل کی گہرائیوں سے ابھرتے اور رگ رگ میں بس جاتے ہیں چناب ایکسپریس میں سفر کرنے والوں نے بیسیوں بار ربوہ سے روانہ ہوتے ہوئے مبلغین اسلام کو دیکھا ہے سطحی نگاہ رکھنے والوں کے لئے یہ ایک معمولی سا واقعہ ہوگا مگر گہری نظر رکھنے والے ہر بار ایسا نظارہ دیکھ کر چونک چونک پڑتے ہیں اور بڑی شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ آج کے مادی دور میں جب کہ ہر ایک کی دوڑ مادیت تک ہی محدود ہے صرف یہی ایک جماعت ہے جو کفر و شرک کے اندھیروں میں ایمان و توحید کے چراغ سے اجالا کرنے کے لئے بے تابانہ مصروف عمل ہے ان کا یہ احساس بالکل صحیح ہے فی الحقیقت اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے آپ نے جب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا بیج بویا تو لوگوں نے قہقہہ لگایا اور سمجھا کہ بنجر اور سنگلاخ زمین میں بیج گرانے سے کیا حاصل! مگر اس بیج سے لوگوں کے دیکھتے دیکھتے کونپلیں پھوٹیں اور دنیا نے یہ دیکھ کر تعجب کیا کہ یہ نرم و نازک کونپلیں کیونکر سنگلاخ چٹانوں کے جگر چیرتی ہوئیں زمین کے سینہ سے باہر نکل آئیں مگر ایسا ہی مقدر تھا یونہی ہوا اور پھر یہ پودا بڑھا پھولا اور پھلا اور الٰہی کلام کے عین مطابق حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر نگرانی اس کی شاخیں دور دور ملکوں میں پھیل گئیں دنیا نے اس درخت کو اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کی، مگر یہ درخت تو جس وقت ایک نازک پودے کی حالت میں تھا اس وقت بھی تند و تیز آندھیوں کے سامنے نہیں جھکا اور اب جبکہ یہ ایک تناور درخت بن چکا ہے اگر کوئی اسے اکھاڑنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ حقائق سے بے خبر ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اس دور میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو کسی دوسرے مذہب کے متعلق تو کیا خود اپنے مذہب سے بھی واقفیت نہیں رکھتے ایک ہندو دوست مسٹر پربھو سے میری گفتگو ہو رہی تھی جبکہ ہم بحر ہند سے ۲۱۰۰۰ فٹ کی بلندی پر عدن کی طرف پرواز کر رہے تھے ان صاحب نے اپنی مذہبی کتاب گیتا کا نام ضرور سنا ہوا تھا مگر اسے کبھی دیکھا نہ تھا میں نے انہیں شدت سے احساس دلایا تو انہوں نے وعدہ کیا کہ اب وہ ضرور مذہب میں دلچسپی لیں گے۔

ہم ابھی محو گفتگو تھے کہ ہمیں باہر زمین پر بجلی کے قمقمے جگ مگ جگمگ کرتے دکھائی دیئے اور چند منٹوں بعد ہم عدن کی ایرپورٹ پر اتر چکے تھے جہاں ایک گھنٹہ ٹھہرنے کے بعد ہمارا جیٹ بھاگ کر زمین کے سینہ سے جدا ہوا اور جلد ہی ہم ۳۵۰۰۰ فٹ کی بلندی پر جا پہنچے جہاں باہر کی فضا کا ٹمپریچر منفی ۳۰° ہوگا۔ عدن سے اڑھائی گھنٹے کی پرواز کے بعد ہمارے جہاز نے رات کے ساڑھے دس بجے مشرقی افریقہ کے سب سے خوبصورت شہر نیروبی کو آ چھوا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی نور الحق صاحب انور اور بعض دیگر احباب جماعت ایرپورٹ پر موجود تھے،

نیروبی ایسٹ افریقہ کا سب سے کشادہ ستھرا اور خوبصورت شہر ہے یہاں ہماری خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس موجود ہے یہاں ہماری جماعت خاصی تعداد میں موجود ہے۔ جماعت کے اصرار کے پیش نظر میں نے دوستوں کے اجتماع میں ربوہ کے حالات سنائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے پاکیزہ ارشادات بھی بتائے جو آتے وقت آپ نے مجھے ارشاد فرمائے تھے یہاں ایک افریقن دوست مکرم لعمان صاحب بہت مخلص اور کام کرنے والے نوجوان ہیں۔ آپ "ماؤ ماؤ" کی تحریک میں بہت پیش پیش تھے اور سرگرم کارکن تھے لیکن احمدیت کی صداقت نے آپ کو ایسا گھائل کیا کہ تمام سیاسی اور دنیوی آلائشوں سے الگ ہو کر خدمت دین میں مصروف ہو گئے خدا تعالیٰ ان کے اخلاص میں اور بھی ترقی دے

نیروبی سارے کینیا میں تبلیغ اسلام کا مرکز ہے ہماری جماعتیں کسمو اور ممباسہ وغیرہ میں موجود ہیں ممباسہ میں ہمارے مبلغ مکرم منیر الدین صاحب بی اے کام کر رہے ہیں کینیا کے مشنری انچارج مکرم مولوی نور الحق صاحب انور ہیں جو نیروبی میں ہوتے ہیں یہیں سے ہمارا ایک انگریزی اور ایک سواحیلی اخبار شائع ہوتا ہے

مرکز کی ہدایات کے مطابق مجھے ٹانگانیکا جانا تھا لیکن عنقریب مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ۲۷ سال کی خدمت دین کے بعد ربوہ واپس جا رہے تھے اس لئے مجھے ٹانگانیکا سے مکرم مولانا محمد منور صاحب مشنری انچارج کی طرف سے شیخ صاحب موصوف کی روانگی تک نیروبی ٹھہرنے اور ان کی الوداعی تقریب میں جماعت احمدیہ ٹانگانیکا کی طرف سے نمائندگی کرنے کے لئے ہدایت موصول ہوئی

چنانچہ میں نے کچھ عرصہ نیروبی میں قیام کیا اس عرصہ میں "نام دھاری" سکھوں کے گورو صاحب نیروبی تشریف لائے ہم نے انہیں اپنی مسجد میں آنے کی دعوت دی چنانچہ اگلے دن وہ معہ اپنے چند رفقاء کے تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولانا نور الحق صاحب انور نے گورو صاحب کو خوش آمدید کہا اور سکھ مسلم اتحاد کے متعلق ایک مفید تقریر کی بعد میں گورو صاحب نے مختصر سی تقریر کی جس میں کہا کہ:

"جن لوگوں کے پاس
قرآن کریم موجود ہے
انہیں کسی مزید نصیحت
کی ضرورت نہیں"

یہ فقرہ بڑی وضاحت سے اظہار کرتا ہے کہ قرآنی تعلیم نے کس طرح غیر مذاہب سے بھی اپنی بلند پایہ تعلیم کا سکہ منوایا ہے

نیروبی میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد اپریل کو میں بذریعہ ریل گاڑی دارالسلام کے لئے روانہ ہوا ہفتہ میں دو بار نیروبی سے دارالسلام کو گاڑی جاتی ہے اونچی کلاس میں سفر کرنے کے لئے ایک دو دن پہلے بکنگ کرانی پڑتی ہے بعض وجوہ کی بناء پر میں قبل از وقت بکنگ نہ کرا سکا تھا جس دن روانگی تھی اس دن دارالسلام تک ریزرویشن محال تھی تاہم موشی (MOSHI) تک کے لئے میری سیٹ ریزرو ہو گئی، موشی سے گاڑی تبدیل کرنا تھی اور وہاں سے سیٹ ریزرو نہ ہونے پر تین دن وہیں ٹھہرنا پڑتا ہے کیونکہ روزانہ ٹرین نہیں جاتی ویسے نیروبی سے موشی ریلوے سٹیشن کو تار دے دیا گیا تھا کہ اگر ہو سکے تو وہاں سے دارالسلام تک سیکنڈ کلاس میں ایک سیٹ ریزرو کر دی جائے بہر حال میں خدا کا نام لے کر سوار ہو گیا یہاں گاڑیاں بالعموم سست رفتار ہیں پہاڑی رستہ ہونے کی وجہ سے پاکستان کی NORRAOWGAGE کے برابر کی پٹڑی ہے نیروبی سے دارالسلام تک سوائے دو تین سٹیشنوں کے باقی سٹیشنوں کا قیام تو تکلف ہی معلوم ہوتا ہے یہ کل سات سو میل کا رستہ تھا جو اڑھائی دن میں طے ہوا میرے کمپارٹمنٹ میں صرف ایک اور صاحب تھے جن کا نام بھگوانداس تھا۔ نام سے ظاہر ہے کہ وہ ہندو مت سے تعلق رکھتے تھے ان صاحب کے والدین اگرچہ ہندوستانی تھے لیکن انہوں نے خود کبھی افریقہ سے باہر قدم نہیں رکھا کیونکہ ان کے والدین مدت سے نیروبی میں رہائش پذیر تھے اور بھگوانداس صاحب یہیں پیدا ہوئے اور یہیں جوان ہوئے یہی وجہ ہے کہ انہیں اردو یا پنجابی کی بجائے انگریزی زبان کو سمجھنے کا ملکہ زیادہ تھا چنانچہ ہم دونوں میں انگریزی ہی میں سارا راستہ گفتگو ہوتی رہی میں نے جب ان سے مذہبی تبادلہ خیالات کرنا چاہا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ مجھے نہ اپنے مذہب سے کچھ دلچسپی ہے نہ کسی دوسرے کے مذہب سے اس پر میں نے انہیں توجہ دلائی ضرور کی کہ ہر شخص کو کم از کم اپنے مذہب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے اس پر وہ کہنے لگے کہ مذہب تو بعد کی بات ہے اول تو خود خدا تعالیٰ کے وجود کے متعلق میرے دل میں شبہات پائے جاتے ہیں عقلاً تو ہمیں کسی خدا کے وجود کا پتہ نہیں ملتا اگرچہ ہم بزرگوں سے سنتے آئے ہیں کہ اس دنیا کا ایک پرمیشر ہے خدا تعالیٰ کے وجود کے اثبات کے سلسلہ میں بہت سی باتیں میں نے ان کے سامنے بیان کیں میں نے اس سے قبل بیان کیا ہے کہ میری سیٹ صرف موشی تک کیلئے ریزرو تھی آگے کے متعلق کچھ تشویش تھی کہ کیا بنے گا میرے ہم سفر کی پوزیشن بھی یہی تھی وہ صرف تین دن کے لئے دارالسلام جا رہے تھے اور انہیں ڈر تھا کہ اگر انہیں موشی سے سیٹ نہ ملی تو تین دن یہیں لگ جائیں گے بیچارے بار بار گھبراہٹ میں یہ بات مجھ سے بیان کرتے میں نے سمجھا کہ شاید یہ موقعہ اللہ تعالیٰ نے مہیا کیا ہے میں نے رات کو خوب دعا کی کہ ہم دونوں کو موشی سے دارالسلام تک آسانی کیساتھ سیٹ مل جائے صبح میں نے انہیں بتایا کہ میں نے اس طرح خدا سے دعا کی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہمیں سیٹ مل جائے گی وہ اتنا گھبرائے ہوئے تھے کہ انہیں یقین نہ آ رہا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے چنانچہ مجھے کہنے لگے کہ "اچھا وہاں چل کر پتہ لگے گا کہ کیا بنتا ہے" چنانچہ جب گاڑی موشی پہنچی تو اترتے ہی سب سے پہلے ہم بکنگ آفس میں پہنچے اور ریزرویشن کے لئے بات کی تو ہمیں معلوم ہوا کہ نیروبی سے انہیں تار موصول ہو چکا تھا اگلی گاڑی میں جگہ موجود تھی اس لئے ہم دونوں کی ریزرویشن پہلے سے ہو چکی تھی ہم نے خدا کا شکر ادا کیا اب تو بھگوانداس صاحب خدا تعالیٰ کے وجود کے قائل ہو گئے اس سے قبل جگہ میں نماز کے اوقات میں نماز پڑھتا تھا۔

تو مجھے دبی زبان سے کہتے تھے کہ اگر خدا ہے تب بھی اس ظاہر عبادت کی کیا ضرورت ہے صرف دل میں خدا کی یاد رہنی چاہیئے۔ لیکن اب یہ حال تھا کہ جونہی نماز کا وقت ہوا، خود بخود مجھے کہنے لگے کہ آپ نماز پڑھ لیں۔ پھر ہم موشی کی سیر کریں گے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

موشی میں ہمیں چار پانچ گھنٹے ٹھہرنا تھا اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم دونوں نے سامان "کلوک روم" میں رکھا اور سیر کے لئے آبادی کی طرف آ گئے۔ موشی صاف ستھری جگہ ہے۔ ہمارے جامعہ کے طالب علم مکرم ابو طالب صاحب اسی علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ افریقہ کا سب سے اونچا پہاڑ Kilimanjaro بھی موشی کے قریب ہی ہے۔ جس کی چوٹیاں برف سے ڈھکی رہتی ہیں سواحیلی زبان میں Mlima پہاڑ کو کہتے ہیں۔ جس کی تصغیر Kilima کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی یہ لفظ بجائے تصغیر کے محض اونچائی کے معنوں میں بھی استعمال ہو جاتا ہے۔

موشی (Moshi) سواحیلی زبان میں دھوئیں کو کہتے ہیں Kilimanjaro کے دامن میں ہونے کی وجہ سے برفباری کے موسم میں یہاں عموماً دھند سی چھائی رہتی ہو گی غالباً اسی لئے اس جگہ کا نام موشی پڑ گیا ہے۔ اس وقت بہرحال وہاں فضا صاف تھی کیونکہ ابھی سردیوں کی آمد آمد تھی۔

موشی سے ہماری گاڑی روانہ ہوئی، ساری رات چلتی رہی اور صبح صبح "کوروگوے" پہنچ گئے۔ ۱۸۰ میل تک ریلوے لائن موجود نہیں تھی۔ چنانچہ ہم ریلوے کی بسوں کے ذریعہ آگے روانہ ہوئے۔ صبح کے بیٹھے ہوئے شام کے چار پانچ بجے ہم "موروگورو" پہنچے۔ یہاں سے ریلوے لائن دارالسلام تک جاتی ہے۔ "موروگورو" میں ہماری چھوٹی سی جماعت موجود ہے۔ یہاں کے ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار احمدی ہیں جو اس تمام علاقے میں معروف ہیں۔ گاڑی یہاں سے رات کے گیارہ بجے روانہ ہونی تھی۔ چنانچہ پانچ گھنٹوں کا یہ وقفہ ہم نے محترم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ گزارا۔

رات کے گیارہ بجے ہم پھر گاڑی پر سوار ہوئے۔ رات بھر گاڑی اپنی مخصوص رفتار سے چلتی رہی اور صبح کے سات بجے دارالسلام کے ریلوے سٹیشن میں داخل ہوئی۔ پلیٹ فارم پر مکرم مولانا محمد منور صاحب مشنری انچارج ٹانگانیکا مشن، امری عبیدی صاحب ریجنل کمشنر اور بعض دیگر احباب جماعت موجود تھے۔ بھگوانداس صاحب کے رشتہ دار جو دارالسلام میں موجود تھے وہ ادھر چلے گئے اور میں احباب کے ساتھ مشن ہاؤس میں آ گیا۔ یہ ہندو دوست تین چار دن دارالسلام میں ٹھہرے اور اس عرصہ میں دو بار ہمارے مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور ہماری مسجد کا فوٹو بھی لیا۔ مکرم مولانا محمد منور صاحب نے انہیں کچھ لٹریچر بھی دیا۔

دارالسلام ٹانگانیکا کا سب سے بڑا شہر ہے اور یہاں کا دارالحکومت ہے۔ دارالسلام کی آبادی قریباً دس لاکھ ہے۔ سارے ٹانگانیکا میں کوئی ایک کروڑ کی آبادی ہوگی۔ ٹانگانیکا گذشتہ سال ۹ دسمبر کو آزاد ہوا تھا۔ آجکل یہاں موسم سرما کی ابتداء ہے۔ باقی شہر تو خاصے ٹھنڈے ہیں مگر دارالسلام ساحل سمندر پر ہونے کی وجہ سے معتدل ہے۔ بعض لوگ تکلفاً گرم سوٹ پہن لیتے ہیں۔ ورنہ بالعموم اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ شہر ٹانگانیکا میں تبلیغ اسلام کا مرکز ہے۔ ہمارے مشنری انچارج یہیں ہوتے ہیں۔ یہاں ہماری خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس موجود ہے۔ جماعت بھی خاصی تعداد میں ہے جن میں ایشین اور افریقن احباب شامل ہیں اسی وجہ سے ہر تقریب میں اردو اور سواحیلی دونوں زبانوں میں تقریریں ہوتی ہیں۔ ماشاء اللہ ہمارے مشنری انچارج مولانا محمد منور صاحب کو سواحیلی زبان پر خاصا عبور حاصل ہے۔ آپ کی زبان دانی کی تعریف خود یہاں کے باشندے بھی کرتے ہیں۔ میں نے بھی سواحیلی سیکھنا شروع کر دیا ہے۔ اب کچھ کچھ سمجھ سکتا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ جلد ہی یہ زبان سیکھ لوں تاکہ پیغام اسلام پہنچانے میں آسانی ہو۔ جب میں ربوہ سے روانہ ہونے لگا۔ اور حضور سے ملاقات کی تو حضور نے فرمایا تھا کہ آنحضرت صلعم کی پیشگوئی تھی کہ آخری زمانہ میں حبشی اقوام ترقی کریں گی۔ اور اسلام قبول کریں گی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی مجھے یہی کلمات ارشاد فرمائے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ آخری زمانہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ مراد ہے۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے افریقہ میں اسلام کی ترقی کی داغ بیل پڑ چکی ہے اب کوشش اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اور یہ وقت ہے کہ جماعت کے نوجوان آگے آئیں اور دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اور پھر اس میدان جہاد میں کود پڑیں۔ تاکہ جلد آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ لیں۔

درخواست دعا

مکرم غلام سرور صاحب اوورسیر تونسہ بیراج نے اپنی دختر نیک اختر کی شادی کی خوشی میں کسی مستحق کے نام اخبار الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ خداوند کریم اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین

(خاکسار فضل الرحمٰن بسمل بی اے بی ٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ)

اسلام کو مسخ کرنیکی کوشش

(لیڈر بقیہ ص ۲)

بے شک اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم جبر کے سامنے سر جھکا دو اور گھٹنے ٹیک دو۔ مگر وہ فساد فی الارض کا بھی سخت دشمن ہے اور وہ ہرگز یہ اجازت نہیں دیتا کہ اہل یورپ کی طرح دوسرے ملکوں سے ظلم وستم اور غلامی مٹانے کے بہانے سے خود ان پر حملے کرو۔ البتہ وہ اجازت دیتا ہے کہ اگر کوئی ملک تم کو مٹانا چاہے تو پھر ڈٹ کر اس کا مقابلہ کرو۔ تاہم اتنا ہی نقصان دشمن کو پہنچاؤ جتنا وہ تم کو پہنچا چکا ہے۔ اگر اس سے تجاوز کرو گے تو اللہ تعالےٰ کے سامنے جوابدہ ہو گے۔ اور اگر دشمن صلح کا ہاتھ بڑھائے اور ایک قدم آگے بڑھے تو تم دو قدم آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لو۔ یہ تو اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہے مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور نہ صحابہ کرام نے قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کیا۔ بلکہ انہوں نے دوسرے ملکوں کے اندرونی ظلم وستم اور غلامی کو مٹانے کے لئے بلاوجہ ان پر حملے کئے۔ انا للہ!!

من چہ می سرایم و طنبورۂ من چہ می سراید

اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں بدلائل محکم و عقل کے ان حقائق قرآن سے وہ پردے اٹھائے جو مہوسان اقتدار نے ان پر ڈال دئے تھے اور مسلمانوں کو بتایا کہ یہ جہاد اکبر کا وقت ہے۔ دوسری اقوام اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار کی بجائے اب پرامن طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات کے زیر اثر آج دنیا دین کے بارے میں تلوار وغیرہ کے ذریعہ جبر کو چھوڑ چکی ہے اب اس نے طرز جنگ بدل دی ہے۔ اسی لئے اب تلوار کے جہاد کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ اسلام نے جس وجہ سے تلوار اٹھانے کا حکم دیا تھا وہ وجہ خود بخود مفقود ہو چکی ہے۔ اب پرامن ذرائع سے اشاعت و تبلیغ اسلام کے میدان پیدا ہو گئے ہیں۔ قرآن کریم بغلوں میں دبا کر آیات اللہ پڑھتے ہوئے ساری دنیا میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالےٰ کا آخری پیغام دنیا کے لوگوں کو پہنچا دو مگر ان لوگوں کے دماغوں میں تلوار کچھ ایسی گھسی ہے کہ آج ایٹم اور کوبالٹ کے زمانہ میں بھی وہ تلوار کی رٹ لگاتے چلے جاتے ہیں۔ تبلیغ اسلام کے بہانے دوسرے اسلامی ممالک میں جاتے بھی ہیں تو صرف بادشاہوں سے ملتے ہیں اور عوام کو محض بیکار سمجھتے ہیں کیونکہ ان کو یہی یقین کراتے ہیں کہ بغیر جبر یا مار کے افریقہ میں اسلام غالب نہیں آ سکے گا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عوام تو جمود اختیار کرتے ہیں اور بادشاہ لوگ آپس میں جنگ زرگری لڑنا شروع کر دیتے ہیں ناصر و سعود کے جھگڑے سے دنیائے عرب میں جو افتراق کی وبا پھیلی ہے وہ انہی لوگوں کی پھیلائی ہوئی ہے۔ پھر ایک ہی رنگ کے لوگ اسلام کے نام پر باہم گتھم گتھا ہیں اور مسلمانوں کا خون ناحق بہتا ہے یہی وجہ ہے کہ اب جو اسلامی ملک آزاد ہوتا ہے۔ وہ اسلام کی بجائے مغربی لادینی حکومت کی طرف لپکتا ہے ع

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

کی گیارھویں اور بارھویں کلاسوں کا داخلہ

میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہو چکا ہے۔ ایسے طلباء جو دسویں کے بعد (Humanities) آرٹس گروپ میں داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں گھٹیالیاں کالج میں داخلہ حاصل کریں۔ جہاں بہترین طریقۂ تعلیم کے ساتھ قابل طلباء کو بہت سی مراعات دی جاتی ہیں۔ اخراجات دوسرے کالجوں کی نسبت بہت کم ہیں اور طلباء کو اپنے ضلع میں ترقی کرنے کے لئے بہترین مواقع حاصل ہیں۔ تحریری اور تقریری قابلیت اجاگر کرنے کا اصول شروع سے ہی کارفرما ہے۔ تھرڈ ڈویژن کے طلبا بھی آ سکتے ہیں۔ داخلہ ۱۷ جولائی سے شروع ہو جائے گا

(عبد السلام اختر ایم۔ اے پرنسپل)

اخبار الفضل آپکا قومی آرگن ہے۔ اسکی اشاعت کو بڑھانا آپ کا فرض ہے۔۔۔

انصار اللہ کا نقطۂ مرکزی

مجلس انصار اللہ کو قیام کی اصل غرض اراکین کی روحانی تربیت ہے مجلس کے لائحہ عمل کی ہر شق کا یہی ایک محور ہے

انصار اللہ کو ذاتی ذکر الٰہی استغفار اور عبادات کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

قرآن مجید احادیث نبوی صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

قیادت تعلیم کے زیر اہتمام قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحانات کا اہتمام اسی غرض سے کیا جاتا ہے تا انصار کو ان کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو اور وہ انہی کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اس لئے ان امتحانات میں انصار اللہ کو کثرت سے شریک ہونا چاہیئے۔

انصار کو روحانی تربیت کا مقصد عظیم کبھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیئے انھیں اپنے نفس کی تربیت۔ اہل وعیال کی تربیت اور احباب دائرہ کی تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے (انھیں نیک باتوں کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے) کیونکہ یہی اسلام کا اصل نقطۂ مرکزی ہے۔

ماہنامہ انصار اللہ، انہی امور کی یاددہانی کے لئے قارئین کرام کی خدمت میں ہر ماہ حاضر ہوتا ہے پس انصار کو جہاں تربیت کے لئے محولہ بالا ذرائع سے کام لینا چاہیئے وہاں ماہنامہ انصار اللہ کا بھی باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرنا چاہیئے کیونکہ ماہنامہ انصار اللہ ایسے بلند پایہ رسالہ میں بار بار انہی امور کو سامنے لایا جاتا ہے جو تربیت کے لئے مفید ہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

تحریک ابھی جاری ہے۔

اراکین مجلس انصار اللہ کے تعاون سے ربوہ میں مرکزی دفاتر اور ہال کی تعمیر ہو چکی ہے ابھی کچھ کام باقی ہیں اس لئے مجلس شوریٰ کا یہی فیصلہ ہے کہ اس تحریک کو بند نہ کیا جائے۔ البتہ اپنی خوشی سے حسب استطاعت اس میں چندہ دیتے رہیں اس لئے اراکین یہ نوٹ فرمالیں کہ تعمیر فنڈ کی تحریک ابھی جاری ہے احباب کو حسب استطاعت اس میں ضرور حصہ لینا چاہیئے تاکہ ضروری کام بند نہ ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

لجنات اماء اللہ توجہ کریں

تذکرۃ الشہادتین کا نیا ایڈیشن شائع ہو گیا

تذکرۃ الشہادتین کا نیا ایڈیشن چھپ گیا ہے قیمت ۱:۲۵ کی بجائے صرف ۰:۷۵ کر دی گئی ہے آج ہی آرڈر بھجوا کر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے طلب فرمائیں۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام اس کتاب کا امتحان ۱۲ اگست کو ہوگا۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار تقریباً ۲۰ سال سے محروم سماعت ہے آج کل نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہوں ۲۲؍۷ کو دوسرے کان کا اپریشن ہونا ہے احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد عبد السبحان ناصر احمدی ملتان شہر)

۲۔ میں نے امسال ایم اے کا امتحان دیا ہوا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے غیر معمولی اور نمایاں کامیابی عطا فرمائے

(محمد احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم)

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

داخلہ شروع

طب یونانی اور ہومیوپیتھی کے لئے صرف چھ ماہ میں ریگولر یا بذریعہ ڈاک داخلہ لے کر لیکچروں سے تعلیم اور سند حاصل کریں، پراسپکٹس مفت طلب کریں،

پرنسپل مسلم میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) ۱۲/۵ بادامی باغ لاہور

خطبہ جمعہ سے متعلق ایک ضروری ہدایت

۱۹۴۸ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ سے متعلق ایک فیصلہ فرمایا تھا بعض جماعتوں میں اس کے مطابق عمل نہیں ہوا اس لئے اسے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے فیصلہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"ناظر اعلیٰ اعلان کر دیں کہ امیر مقامی خود جمعہ پڑھا سکتا ہے لیکن اگر وہ نہ پڑھائے تو مبلغ کا حق ہے کہ وہ جمعہ پڑھائے اس کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی اور شخص کو مقرر کرے۔ جہاں مقامی مبلغ نہ ہو وہاں جماعت کی مرضی اور انتخاب سے یا مرکز کی منظوری سے امام مقرر ہونا چاہیئے" (الفضل ۳ دسمبر ۱۹۴۸ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضور کے فیصلہ کو ملحوظ رکھا کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

مرحوم محسنوں کیلئے ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست نمبر ۴۲

ذیل میں ان مخلص بھائیوں کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے مرحومین کو ایصال ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون (مسجد احمدیہ فرینکفورٹ جرمنی) میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

		روپے
۱۹۲	مکرم پیر انوار الدین صاحب راولپنڈی منجانب اہلیہ محترمہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ مرحومہ	۱۵۰/-
۱۹۳	مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب ہارون آباد ضلع بہاولنگر منجانب دختر رحمت بی بی صاحبہ مرحومہ	۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

لئن شکرتم لازیدنکم

میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی جاری فرمودہ سکیم بابت تعمیر مساجد ممالک بیرون کے مطابق ضروری ہے کہ ہر خوشی کے موقعہ پر چندہ مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی جائے

امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء۔ طالبات اور ان کے سرپرست صاحبان کو **مبارکباد** عرض کرنے کے بعد اس اہم امر کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے کہ جہاں وہ اپنے عزیز واقارب اور دوستوں کی خوشی کے لئے مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں وہاں وہ اپنے محبوب حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لئے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تعمیر مساجد ممالک بیرون کا ضرور خیال رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اس سال ایم اے کا امتحان پاس کرنے والے

احمدی احباب

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض احمدی دوست ایسے ہیں کہ انہوں نے پرائیویٹ طور پر اردو۔ تاریخ اور انگلش وغیرہ مضامین کے ایم اے کے امتحانات دیئے ہیں ایسے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اگر ان مضامین میں سیکنڈ ڈویژن حاصل کریں تو مجھ سے خط وکتابت فرما دیں۔ گھٹیالیاں کالج میں خدمت کے بہترین مواقع حاصل ہیں۔ چونکہ علاقہ پسماندہ ہے اس لئے وہ اس جگہ خدمت کر کے ایک رنگ میں دوہرا ثواب حاصل کریں گے انھیں وہی گریڈ دیا جائیگا جو لیکچرار اصحاب کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے تعلیمی شعبہ جات میں رائج ہے انگریزی کے مضمون میں اگر کسی دوست کو تھرڈ ڈویژن حاصل ہو تب بھی وہ درخواست دے سکتے ہیں۔

(عبد السلام اختر ایم اے پرنسپل گھٹیالیاں کالج)

54

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۸۸ میں برکت علی ولد نتھو قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۵۶ء ساکن چک ۱۹۲/مراد ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۱/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے۔ دس کنال اراضی چک ۳۸۲/ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں ہے اور بارہ کنال اراضی خیرپور تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے۔ علاوہ ازیں تین بکریاں بقیمت مبلغ -/۲۰۰ روپے میرے پاس ہیں مذکورہ بالا دس کنال کی انتہائی بازاری قیمت -/۱۳۰۰ روپے ہے اور مذکورہ بالا ۱۲ کنال کی انتہائی بازاری قیمت مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ہے میں ان کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۲۵۰ روپے کی بلا جبر و اکراہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اور عنقریب دو ان شاء اللہ العزیز اس کی ادائیگی کروں گا اور علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کا بھی حصہ وصیت ۱/۱۰ ادا کروں گا یا کوئی اور آمد کا ذریعہ پیدا ہوجائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد برکت علی ولد نتھو۔ گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت ہذا۔
گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم چک ہذا ۱۹۲/مراد۔

نمبر ۱۶۶۸۹۔ میں اللہ دتہ ولد لال الدین قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۵۶ء ساکن ۱۹۲/مراد ڈاک خانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس۔ بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۱/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے
۱۔ چھ ایکڑ اراضی چک ۳۱۱/ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں ہے۔
۲۔ نیز چار ایکڑ اراضی یہاں چک ۱۹۲/مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے۔
۳۔ اور چار ایکڑ اراضی چک ۱۹۰/مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے۔ مندرجہ بالا ۶ ایکڑ کی قیمت بازاری -/۹۰۰۰ روپے ہے بحساب -/۱۵۰۰ روپے فی ایکڑ اور دوسرے چار ایکڑ کی بازاری قیمت بھی -/۶۰۰۰ روپے ہے بحساب -/۱۵۰۰ روپے فی ایکڑ اور تیسرے چار ایکڑ کی بازاری قیمت -/۱۰۰۰ روپے فی ایکڑ ہیں اس مذکورہ بالا اراضی جو کہ کل مالیتی -/۱۹۰۰۰ روپے ہے کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۱۹۰۰ روپے کی وصیت بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی اور آمد کا ذریعہ پیدا ہوجائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد نشان انگوٹھا اللہ دتا ولد لال الدین
گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا۔
گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم ۱۹۲/مراد
راقم الحروف سعید احمد غازی معلم وقف جدید

نمبر ۱۶۶۹۰۔ میں محمد شریف ولد نواب الدین صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۶۰ء ساکن چک ۱۹۲/مراد ڈاک خانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶۱/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ چار ایکڑ اراضی واقع چک ۱۹۲/مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے اور اس کی اس وقت بازاری قیمت -/۱۲۰۰ روپے فی ایکڑ ہے جو کل چار ایکڑ کی قیمت مبلغ -/۴۸۰۰ روپے ہے کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۴۸۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بلا جبر و اکراہ کرتا ہوں۔ اور علاوہ ازیں کوئی جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہوجائے تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد نشان انگوٹھا محمد شریف ولد نواب الدین۔
گواہ شد نشان انگوٹھا چوہدری اللہ بخش پریذیڈنٹ جماعت ہذا۔
گواہ شد غلام قادر بقلم خود احمدی مقیم چک ہذا ۱۹۲/مراد۔
راقم الحروف سعید احمد غازی معلم وقف جدید

نمبر ۱۶۶۹۱ میں عبد الغنی ولد چوہدری نواب علی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱/۶۰/۴ ساکن ہنجرا "حال کویت" ڈاک خانہ چک بنجوں ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۲/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۱۵۰۰ (پندرہ صد روپے) ماہانہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
فقط والسلام العبد عبد الغنی ولد چوہدری نواب علی بمقام ہنجرا ڈاک خانہ چک بنجوں ضلع گجرات مغربی پاکستان۔
حال: عبد الغنی ۱۷۸۹ ٹیلیفون فورمین کویت آئیل کمپنی لمیٹڈ احمدی ۹ کویت عربیہ۔
گواہ شد مسعود احمد ابن پیر نیاز احمد ہاشمی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کویت۔
گواہ شد فخر الدین ابن میاں خیر الدین صاحب مرحوم آف قادر آباد حال احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۶۶۹۲۔ میں محمد یوسف ولد محمد سلیمان قوم جٹ پیشہ زمیندارہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹۳/T.D.A ڈاک خانہ کروڑ ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۱/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی نہری رقبہ ۱۵ ایکڑ جو واقع چک ۹۳/T.D.A و رہائشی مکان غلاظ احاطہ دو کنال زمین کی قیمت -/۱۵۰۰۰ روپے اور احاطہ بمعہ مکان کی قیمت -/۱۰۰۰ روپے کل قیمت -/۱۶۰۰۰ روپے ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ تجارت ہوتی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا فقط
الراقم الحروف محمد یٰسین ولد میاں شادی
العبد پریذیڈنٹ چوہدری محمد یوسف ولد محمد سلیمان بقلم خود۔
گواہ شد خیر الدین ولد محمد بوٹا چک ۹۳/T.D.A ڈاک خانہ کروڑ تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ۔
گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

درخواست دعا

میرے پاؤں میں موچ آگئی ہے شدید درد میں مبتلا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت یاب فرمائے۔
مبشر احمد اڈہ انچارج
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی سب آفس ربوہ

۲۔ مکرمی چوہدری فضل الدین صاحب ننگلی ۱½ ماہ سے بیمار رہیں۔ تمام بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔
بشیر الدین خانپور ناصر حق برادر

۳۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے اور ترقی کے اسباب پیدا کردے۔ آمین
(محمد شفیع کوئٹہ)

مقصد زندگی
و
احکام ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ بزبان اردو
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"اشتعال انگیز باتیں کر کے گمراہ کرنیوالے لیڈروں کی باتوں میں نہ آئیں"

صدر ایوب کی طرف سے لوگوں کو ملک و قوم کے استحکام و ترقی کے لئے کام کرنے کا مشورہ

حیدر آباد ۱۴ ر جولائی صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل یہاں ریلوے سٹیشن پر عوام کو خبردار کیا کہ وہ ان شیطانی قسم کے لیڈروں کی باتوں میں نہ آئیں جنہوں نے اشتعال انگیز باتیں کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ آپ نے کہا "صرف ان لیڈروں کی باتیں سنیئے جو ملک و قوم کو مضبوط و مستحکم رکھنا چاہتے ہوں آپ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ واہیات باتوں میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ اس وقت جو شیطنیت شروع ہو گئی ہے وہ صرف آپ کو گمراہ کرنے کے لئے ہے۔"

صدر ایوب جب تیز گام سے پلیٹ فارم پر اترے تو بارش ہو رہی تھی لیکن ہزاروں لوگ آپ کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے۔ صدر مملکت نے اپنی تقریر کے دوران ایک موقع پر بڑے جوش سے ہاتھ جھنجوڑ کر عوام سے اپیل کی "اللہ کے واسطے اب وقت آگیا ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے جد و جہد شروع کر دیں۔ مارشل لاء کے دوران میں یا اس کے بعد جو تعمیری کام ہوئے ہیں انہیں جاری رکھیں"۔ اس سے پہلے صدر نے نئے دستور کی تشریح کرتے ہوئے ہوئے کہا "نئے دستور کے تحت قومی و صوبائی اسمبلیوں نے کام شروع کر دیا ہے اسمبلیوں کے ارکان جو کام کر رہے ہیں۔ اس کی اہمیت کا ابھی پتہ نہیں چل سکتا شروع میں یہ ارکان ضرور جذباتی باتوں پر زور دیں گے۔ ان کی تقریریں جوشیلی ہوں گی مگر مجھے یقین ہے کہ قوم کے نمائندے دوسری تعمیری باتوں پر بھی توجہ دینے لگیں گے"۔ آپ نے کہا کہ جب نیا دستور نافذ ہوا تو مشرقی و مغربی پاکستان کے چند ایک صاحبان نے تقریریں کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا اور دستور میں خرابیاں نکالنی شروع کر دیں حالانکہ یہ آئین بڑے غور و خوض کے بعد تیار کیا گیا ہے آئے دن دستور تبدیل کرنے سے ملک کا وقار قائم نہیں رہتا۔ ان باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک و قوم میں اتحاد و یکجہتی پیدا کی جائے تاکہ مجموعی طور پر ترقی ہو۔ ہمیں اچھے مسلمان بننا چاہیئے۔

صدر ایوب نے کہا کہ وہ لوگ جو پہلے تباہی کا باعث بنے تھے۔ اب پھر اکٹھے ہو کر آپ لوگوں کے سامنے آ کر مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہیں اور گمراہ کر رہے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اب مجھے بھی کہا جا رہا ہے کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جنہوں نے ملک تباہ کیا تھا۔ میں آخر انسان ہوں۔ نیک مشورہ کی قدر کروں گا یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہے لیکن اگر میں مشورہ کرنے جاؤں گا تو صرف ان لوگوں کے پاس جاؤں گا جن کو ملک و قوم سے محبت ہے۔ صدر مملکت نے اتحاد و یکجہتی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ملک کئی مصائب سے دوچار ہے اور کئی اندرونی مسائل کا سامنا ہے آپ نے یقین دلایا کہ اگر یہ محسوس کیا گیا کہ آئین میں تبدیلی کی ضرورت ہے تو قومی اسمبلی کو اس میں تبدیلیاں کرنے کا پورا اختیار ہوگا۔

"مغربی طاقتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے مل کر جد و جہد کیجئے"

شالامار کی استقبالی تقریب میں فلپائن کے صدر کا مشورہ

لاہور ۱۴ ر جولائی فلپائن کے صدر ڈاکٹر میکاپیگال نے کہا ہے کہ ایشیا کو آزاد مستحکم اور ترقی پذیر بنانے کے لئے فلپائن اور پاکستان کے عوام کو یک دل اور یک جان ہو کر کام کرنا چاہیئے دونوں ملکوں کو اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ مغربی یا دوسری طاقتوں کے دست نگر نہ رہیں۔ اس مقصد کے لئے انہیں باہمی تعاون سے نئے جوش و خروش سے سرگرم عمل ہونا چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ پاکستانی عوام کو اس بات پر فخر کرنا چاہیئے کہ صدر ایوب صرف اعلیٰ تجربہ کار فوجی افسر ہی نہیں بلکہ ایشیا کے بہترین مدبر بھی ہیں اور ان کی رہنمائی میں پاکستان نے قابلِ قدر ترقی کی ہے۔ فلپائن کے صدر نے اپنی تحریری تقریر پڑھنے سے قبل زبانی کہا کہ میں نے صدر پاکستان سے حال ہی میں جو بات چیت کی اس سے میں نے تاثر لیا ہے کہ وہ عالمی معاملات میں بہترین تدبر اور سوجھ بوجھ کے مالک ہیں اور اپنے ملک کو ترقی کے راستہ پر گامزن کرنے کے بہت خواہشمند ہیں۔ فلپائن کے صدر نے یہ الفاظ کل شام شالامار باغ میں شہریوں کی جانب سے دی گئی ایک دعوت استقبالیہ میں کہے۔

واقفین طلبہ متوجہ ہوں

جن واقفین زندگی نے میٹرک یا بی۔اے (انگلش) کا امتحان پاس کر لیا ہو وہ فوری طور پر اپنے مکمل ایڈریس اور حاصل کردہ نمبروں سے وکالتِ دیوانی تحریک جدید ربوہ کو مطلع کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب (ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم) مالک کوئٹہ کا نکاح ثمینہ پروین صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی مرحوم کے ساتھ بعوض حق مہر دو ہزار روپیہ مورخہ ۵ ر جولائی ۱۹۶۲ء بروز جمعرات مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد نے بعد نماز عصر مسجد گولبازار ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے آمین

(سید بشیر احمد شاہ مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی سالانہ تربیتی کلاس

۲۲ ر جولائی تا ۲۹ ر جولائی ۱۹۶۲ء

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کے خدام کے لئے بالخصوص و دیگر مجالس کے لئے بالعموم اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہماری تربیتی کلاس مندرجہ بالا تاریخوں میں اپنی پوری شان کے ساتھ مسجد نور مری روڈ راولپنڈی میں منعقد ہو رہی ہے پروگرام بہت ایمان افروز اور دلچسپ ہوگا۔ اس کلاس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء شرکت فرما رہے ہیں۔ علاوہ ازیں محترم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم جناب مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی تشریف لا رہے ہیں۔ خدام کو اس موقع پر بہترین روحانی ماحول میسر ہوگا۔

ضلع کی تمام مجالس کے قائدین سے پر زور اپیل ہے کہ وہ خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ سکولوں اور کالجوں میں رخصتیں ہونے کی وجہ سے طلباء کے لئے نادر موقعہ ہے۔ دوسری مجالس سے بھی بالعموم شرکت کی درخواست ہے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام مجلس کی طرف سے ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

خاکسار عیسیٰ خاں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی)

درخواست دعا

"خاکسار کے والد چوہدری عبدالرحیم خانصاحب کاٹھگڑھی تقریباً ایک ماہ سے کمر درد سے بیمار ہیں نیز شوگر کی بھی تکلیف ہے۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔"

(مبارک احمد)

ء سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴